غزل

جناب سیّد اختر علی تلہری

ضبطِ غم کی وہ دے رہے ہیں داد
اب تو ہو شاد اے دلِ ناشاد

جذب دار و رسن میں اب وہ نہیں
اور کوئی عشوہ، اے ستم ایجاد

عشق کا نام پھر زبان پہ لا
چوم لے پہلے تیشۂ فرہاد

جس کی خاطر ہمیں چمن تھا عزیز
وہ نشیمن بھی ہو گیا برباد

تیری نکہت نہیں تو، خلد کو بھی
میں سمجھتا ہوں جنّتِ شدّاد

تم سلامت رہو تمہیں کیا فکر
کون ہے شاد کون ہے ناشاد؟

سننے والا ہی جب نہیں کوئی
کیوں کہی جائے ہجر کی روداد

تھیں نگاہیں تو کارساز تری
اب یہ تقدیر' میں ہوا برباد

ہر نفس قیدِ نو ہے میرے لئے
گو نظر آ رہا ہوں میں آزاد

وہ نہیں جوشِ عالم آشوبی
دل پہ کوئی پڑی نئی اُفتاد

تشنہ کامی مرا نصیب سہی
تیرا میخانہ تو رہے آباد

اخترِ نوحہ گر خبر ہے تجھے
کوئی سُنتا نہیں یہاں فریاد